سوال

(16) تعزیت کی دعا میں ہاتھ اٹھانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دعائے تعزیت میں ہاتھ اٹھانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

سنت نبویہ میں تعزیت کی بڑی فضیلت ہے اسی طرح اس میں دعا بھی ثابت ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے' ان کی آنکھیں کھلی رہ گیئں تھیں آپ نے انہیں بند کیا پھر فرمایا: جب روح قبض کر کے لیجائی جاتی ہے تو آنکھیں اسے دیکھتی ہیں اس پر ان کے گھر والوں کے لوگوں نے دھاڑیں مار کر رونا شروع کیا' تو آپ نے فرمایا: ''اپنے لیے بھلائی ہی کی دعا مانگو' فرشتے تمہارے کہنے پر آمین کہتے ہیں'' پھر فرمایا:

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ».

(اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما' ہدایت یافتہ گان میں اوران کے درجے بلند فرما۔ اوراس کے پیچھے پس مندگان میں اس کا خلیفہ بن' اے رب العالمین! ہماری اوراسکی مغفرت فرما۔ اوراس کی قبر کو فراخ کردے اوراسے منور فرما)۔ صحیح مسلم: (1/311)' اورمشکوۃ: (1/141)

لیکن اس دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا' اس کے لیے اکٹھا ہونا اوراس کا التزام اوریہ دعا منٹ سیکنڈ کی ہوتی ہے تو اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں نبیصلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسکا کوئی ثبوت نہیں اورہر زمانے میں بکثرت اموات ہونے کے باوجود انہوں نے نہیں کیا۔ جب ایک چیز کثیر الوقوع ہو اور نبیصلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول و عمل سے بیان نہ فرمائیں توایسے عمل کو عبادات اوراطاعت بنانا بدعت ہے۔ دیکھیں فتاوی البرکانیہ ص: (346)۔

اورجو حدیث سے استدلال کرتا ہے جو بخاري (2/619)' رقم: (4068) میں بروایت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ہے کہ انہیں ابوعامر نے وصیت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں تو میں نے اپنا قصہ بھی سنایا اورابوعامر کی بات بھی بتائی کہ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مغفرت کےلیے دعا فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضوء کیا اورہاتھ اٹھا کر فرمایا: ((اے اللہ! اپنے بندے ابوعامر کی مغفرت فرما۔ اورمیں نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا اے

الله!اسے اپنی مخلوق میں سے بہت سارے لوگوں پر فائق کر دے۔ پھر میں نے کہا میرے لیے بھی استغفار فرما دیں 'تو آپ نے فرمایا: اے اللہ عبداللہ بن قیس کا گناہ معاف فرما دے اور اسے قیامت میں عزت والی جگہ میں داخلہ نصیب فرما!))۔

ابو بردہ کہتے ہیں ایک دعا ابو عامر کے لیے اور دوسری ابو موسیٰ کے لیے۔ تو اس حدیث سے ہاتھ اٹھانے پر استدلال بعید کا استدلال ہے۔ یہ تو تعزیت میں نہیں بلکہ یہ دعا تو وصیت پوری کرنے کے لیے ہے۔ ہذا وباللہ التوفیق

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص71

محدث فتویٰ